OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:3, Issue: 1, Jan -June 2022
DOI:10.51665/al-duhaa.003.01.0173, PP: 324-342

علوم اسلامیہ میں زندانی ادب: ایک مطالعاتی جائزہ

A Study Review of Prison Literature in Islamic studies

Published:
01-06-2022
Accepted:
15-05-2022
Received:
31-12-2021

Arsala Khan
PhD Scholar, Department of Islamic Studies and Religious Affairs, University of Malakand
Email: arsalaswat@yahoo.com
https://orcid.org/0000-0001-8977-2143

Dr. Janas Khan
Associate Professor, Department of Islamic Studies and Religious Affairs, University of Malakand
Email: drjanaskhan9911@gmail.com
https://orcid.org/0000-0002-3532-9952

Dr. Najm Ul Hasan
Assistant Professor, Department of Islamic Studies and Religious Affairs, University of Malakand
Email: najmulh639@gmail.com
https://orcid.org/0000-0002-3587-1100

Abstract

Prison literature means the literature which has been produced by the writers during their impressments or custody .a very valuable and righteous literature has been produce in the prison. This research article inbounds to such type of literature in the field of Islamic studies. The Prison literature writers often bore revolutionary thoughts due to which they got imprisoned and were given very hard punishments. The basic research question is that weather they got scared and changed their behavior or otherwise. The method used for this research article is both documental as well as analytical by nature. An intense effort has been made to reach both the primary and secondary recourses to reach reliable conclusions. The Prison literature producers possessed a revolutionary character, especially in the field of Islamic Studies. They faced many hurdles and difficulties to lead their life. They got imprisoned by the then government official and were severely finished but they did not got scared to quit and write for the right. we are pretty sure that this article will provide a brief over waive of the custodial literature produce so far related to the Islamic studies in the Arabic ,English, Urdu, and Pashto languages.

Keywords: *Prison, Prisoner, Islam, Literature, Arabs.*

تعارف (Introduction):

"زندانی ادب" کی ترکیب دو الفاظ پر مشتمل ہے۔

1۔ادب 2۔زندان

"ادب" ایک جامع اور وسیع اصطلاح ہے۔اس لفظ کی معنوی توضیح کرتے ہوئے ابن منظور لکھتے ہیں:

ادب وہ چیز ہے جس کے ذریعے ایک ناصح اور ادیب لوگوں کی اصلاح کرتا ہے۔اسے ادب اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کو نیک کاموں کی طرف بلاتا ہے۔اور برائیوں سے منع کرتا ہے اور ادب بھی سکھاتا ہے([1])

مفہوم 2:

دینی اور فقہی علوم کے اعتبار اس کے معانی ہیں: میں معرفت اور ثقافت۔کیونکہ اہل معرفت اور ثقافت ادباء کی صفت سے اور اہل الفقہ فقہاء کی صفت سے موصوف کیے جاتے ہیں([2])۔

لفظ ا"دب" حدیث میں تربیت کے معانی میں استعمال ہوا ہے۔جیسا کہ ارشاد ہے:

"أدَّبنی ربِّی فأحسن تأدیبی"([3])

میرے رب نے مجھے ادب دیا (تربیت کی) تو بہت اچھا ادب دیا۔

اموی دور میں لفظ ادب کا مفہوم:

اس دور میں لفظ ادب کو اخلاقی اور تہذیبی معنی میں استعمال ہوتا رہا لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ ایک اور معنی کا بھی حامل رہا اور وہ ہے " تعلیم دینا"۔پس وہ علماء جو شعر، نثر، نسب، عرب کی تاریخ وغیرہ خلفاء وامراء اور مالدار لوگوں کے بچوں کو سکھاتے تھے مؤدبین کے نام سے ملقب تھے۔

عباسی دور میں لفظ ادب کا مفہوم:

یہ عربی زبان وادب کا سنہرا دور کہلاتا ہے اس میں لفظ ادب کا اطلاق "التعلیم الادبی" کے مضمون کے لیے ہونے لگا جو کہ خبر، نسب، شعر اور لغت وغیرہ پر معنوی لحاظ سے دلالت کرتا ہے۔

ادب کے اصطلاحی معنی:

عرب اہل زبان وادباء کے نزدیک عربی ادب میں "ادب" کے دو معنی ہیں: ایک عام ہے اور دوسرا خاص۔جس کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

ادب کی عام تعریف:

لفظ "ادب" کا اطلاق ان تمام فکری اشیاء پر ہوتا ہے۔جس نے لوگوں کو مشغول رکھا اور ان میں تحریری آثار مرتب کیے۔۔پس کسی زبان کا ادب ان کے نزدیک شاعری اور نثر سے مرکب ہے اور شعر کی بہت سے اقسام ہیں مثلاً حماست، غزل، فخر، مرثیہ، مدح وغیرہ اور نثر تاریخ، ادب، فقہ، فلسفہ اور علم کے تمام انواع میں منقسم ہے([4])۔

ادب کی خاص تعریف:

وہ ادب جو شعراء، کتاب اور ادباء نے اپنے ماحول سے متاثر ہو کر اس کو اپنے سریلے الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔یعنی خیالی

افکار اور معاشرتی افکار ادب سے مراد وہی آثار ہیں جو کسی ادیب کے احساسات پر محیط ہوں۔ ([5])۔

ادب کا موضوع:

ادب ایک ایسا علم ہے جس کے لیے کوئی خاص موضوع مقرر نہیں علاوہ ازیں اس میں کسی شے کے اثبات یا نفی کرنے کی بحث بھی زیر غور نہیں ہوتا۔ یہ صرف تحریر میں عمدگی پیدا کرنے کا نام ہے ([6])۔

فقہاء کے نزدیک لفظ "ادب" کی تعریف:

ادب اچھے اخلاق کا نام ہے۔ اچھے اخلاق کو ادب اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ خیر کی طرف دعوت دیتا ہے۔ ادب اصل میں ادب (دال کے سکون) کے ساتھ ہے اور اس کے معنی جمع کرنا اور بلانا ہے ([7])۔ ابن نجیم نے لکھا ہے ادب دراصل نام ہے ہر اس ریاضت اور عمل کا، جس کے ذریعے انسان اونچے فضائل کی طرف بڑھتا ہے۔

انگریزی زبان میں لفظ ادب کی تعریف:

ادب کے کلمے کے لیے انگریزی زبان میں (Literature)، فرانسیسی زبان میں (Belles Letlres)، جرمنی زبان میں (Work Kuntes)، روسی زبان میں (Solvenost) اور عربی، فارسی وار دو زبانوں میں ادب کا لفظ مستعمل ہے۔ ادب کا کلمہ عربی زبان میں ثلاثی مجرد کے باب سے مصدر اور اردو میں بطور حاصل مصدر استعمال ہوتا ہے۔ جو لغوی اعتبار سے دعوت طعام بلانام، دعوت کا کھانا تیار کرنے یا دعوت پر معنوی لحاظ سے دلالت کرتا ہے۔ امریکانا انسائیکلوپیڈیا میں لفظ ادب (Literature) کے ماخذ اور معانی کی توضیح کچھ یوں کی گئی ہے:

> *Literature: in Latin literature ,lit from litteraleter, in the widest sense in the expression ,representation or manifestation ,of thought by means of alphabetic symbols called leters the product being consider as a collective body with out Special regard to the excellence and beauty of the form of expression sense only the mare public artistic class of such products ,together with critical knowledge and appreciation of them ,may be called literature.([8])*

ترجمہ: لٹریچر لاطینی زبان کا لفظ ہے جو انسانی تعبیرات کے لیے بولا جاتا ہے جو اندرون دل سے باہر دنیا کی طرف الفاظ کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ چاہے وہ کلام شعر کے اوزان، قافیوں اور بحروں پر مشتمل ہو یا نہ ہو یعنی شعر کی صورت میں ہو یا نثر کی صورت اور جب اس میں تنقیدی نظر شامل ہو تو اسے ادب کہتے ہیں۔

اردو زبان میں لفظ ادب کی تعریف:

انسانی عقل میں ادب وہ ملکہ اور مستقل قابلیت ہے جو مختلف اسالیب کے ساتھ وہ تعبیرات ہیں جو ان احوال سے متعلق ہوتے ہیں۔ شاعر یا ادب کے گرد گھومتے ہیں۔ وہ ان احول، حوادث خوشیاں، تکالیف اور واقعات کو شعر یا نثر کی شکل میں بیان کرتا ہے۔ چاہے وہ نثر مسجع ہو یا غیر مسجع ([9])۔

پشتو زبان میں ادب کی تعریف:

ادب قدرت اور فطرت کے اس رنگ کو کہتے ہیں جو ادیب اور فنکار خوبصورت الفاظ میں بیان کرتے ہیں اور وہی

خوبصورتی عوام سے مطابقت رکھتی ہے ([10])۔

سجن کے لغوی معنی:

ابن فارس ([11])فرماتے ہیں:

"(سَجَنَ) السِّينُ وَالْجِيمُ وَالنُّونُ أَصْلٌ وَاحِدٌ، وَهُوَ الْحَبْسُ. يُقَالُ سَجَنْتُهُ سَجْنًا. وَالسِّجْنُ: الْمَكَانُ يُسْجَنُ فِيهِ الْإِنْسَانُ. قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ فِي قِصَّةِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: {قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ} فَيُقْرَأُ فَتْحًا عَلَى الْمَصْدَرِ، وَكَسْرًا عَلَى الْمَوْضِعِ۔"([12])

السجن : س،ج،اور ن اس کا اصل مادہ ہے۔اور معنی اس کا "حبس" یعنی قید کرنا ہے۔کہا جاتا ہے سجنته سجنا ،میں نے اس کو قید کر دیا۔اور "سجن" (س کے کسرہ کے ساتھ)اس جگہ کو کہتے ہیں جس میں کسی انسان کو قید کر دیا جاتا ہے۔(جیل)۔اللہ تعالیٰ سیدنا یوسف علیہ السلام کے قصہ میں ارشاد فرماتا ہے:"یوسف علیہ السلام نے کہا۔اے پروردگار جیل مجھے زیادہ پسند ہے اس چیز سے جس کی طرف یہ لوگ مجھے دعوت دیتے ہیں"۔سجن "س"کے فتحہ کے ساتھ مصدر اور "س"کے کسرہ کے ساتھ اسم مکان کے لیے پڑھا جاتا ہے۔

سجن کے مترادفات:

الحبس:

ابن منظور کہتا ہے کہ مادہ ح۔ب۔س کے معنی ہیں امسکہ عن وجھہ۔اسے اپنے سامنے آنے سے بند کر دیا۔الحبس ضد التخلیۃ۔حبس آزادی کا متضاد ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَلَىِٕنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ"([13])

2۔الاسر:

الاسر مضبوط کڑی کو کہتے ہیں اور اسی سے اسار کا لفظ بنا ہے جس سے کسی چیز کو باندھا جاتا ہے اور اس کی جمع اسر ہے۔امام اصمعی فرماتے ہیں۔مااحسن مااسر قتبہ یعنی کتنا ہی خوبصورت ہے جو اسے قد کے ساتھ باندھا گیا ہے اور قد دراصل وہ چیز ہے جس سے قتب باندھا جاتا ہے۔اس کی جمع اسر آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ"([14])

الحصر:

الحصر کے معنی قید اور سفر سے روکنا ہے۔کہا جاتا ہے احصرنی یعنی اس نے مجھے روکا۔اور حصر یحصر حصیراً یعنی اس پر تنگی لایا اور اس پر احاطہ کیا۔اور حصیر الملک بادشاہ کے جیل کو اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی محصور ہوتا ہے۔جیسا کہ لبید بن ربیعہ شاعر نے کہا ہے۔

ومقامة غلب الرقاب كأنّهم جن لدى باب الحصير قيام(15)

اور بہت سے جگھوں میں ان کے گردنیں محصور ہو گئی تھیں اسی طرح دیکھنے میں آتے ہیں جیسا کہ وہ جنات ہیں اور جیل کے دروازے کے سامنے کھڑے ہیں۔

پیغمبرﷺ کے زمانہ میں جیل کسی خاص شکل میں نہیں تھا بلکہ یہ بھی تھا کہ ایک خصم اپنے مقابل خصم کو اس حد تک لازم پکڑے جب تک کہ وہ اس کی حاجت/قرض پوری نہ کرے اور تحقیقی طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ رسول اللہﷺ اور ابو بکر صدیقؓ نے جیل کے لیے کوئی خاص شکل یا عمارت نہیں بنائی تھی۔ اسلام میں عمرؓ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے جیل کا مستقل استعمال کیا۔ اور جب علیؓ خلیفہ بنے تو انہوں نے جیل بنوایا اور اس کا "نافع" نام رکھا([16])۔ چونکہ یہ جیل قلعہ بند نہ تھا اس وجہ سے اس سے قیدی بآسانی بھاگ سکتے تھے۔ اس وجہ سے آپؓ نے ایک اور جیل بنایا اور اسے "مخیس" نام رکھا۔

ابن قیم جوزیؒ فرماتے ہیں:

کہ شرعی قید وہ صرف تنگ مکان میں بند کرنا نہیں بلکہ مناسب ہے کہ وہ جگہ وسیع ہو اور یہ کہ بیت المال سے قیدیوں پر خرچ کیا جائے اور یہ کہ مناسب/کفایت والے طعام ولباس ہر ایک کو دیا جائے اور یہ بھی فرمایا کہ قیدیوں سے ہر وہ چیز منع کرنا جن کی طرف ان کے احتیاج وضرورت ہو مثلاً خوراک، لباس، کپڑا، صحت مند جگہ۔ تو یہ ظلم ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر ان کو سزا دے گا([17])۔

اسیر یا سجین (قیدی) کا لفظ تین اساسی عناصر پر اعتماد کرتا ہے۔

1۔ سلب الحریہ: آزادی ختم ہونا

2۔ تعطیل الحرکۃ: اپنی رائے واختیار سے حرکت نہیں کر سکتا

3۔ الاقامۃ الاجباریہ: کسی خاص جگہ میں جبری سکونت اختیار کرنا

اور یہ تین عناصر کسی قیمت کی برابری نہیں کر سکتی۔ اور بلاشک ان تینوں میں پہلے والا انتہائی اہم ہے۔

قید کے بہت سے قسمیں ہیں ان میں بعض خفیف ہوتے ہیں اور بعض ثقیل اور کمزور کرنے والے۔ البتہ قید کے لیے کوئی مفہوم وزن نہیں ہے۔ ان میں سے سب سے آسان وہ ہے جو قیدی کو اس کے آرام سے منع کرے۔ قید جب زیادہ بھاری ہو جائے تو اسے کیل کہتے ہیں جس کی وجہ سے قیدی اٹھ نہیں سکتا اور اگر اٹھنے کی کوشش کرے تو گر جاتا ہے۔

عورتوں کے لیے شرعی جیل:

جمہور فقہاء فرماتے ہیں کہ عورتوں کے لیے جیل مردوں کے جیل سے علیحدہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ عورتیں پردہ سے رہیں اور فتنہ سے محفوظ رہیں ہاں اگر ضرورت ہو تو ضرورت کی بناء پر ایک ساتھ بھی ہو سکتا ہے اور یہ احناف کا قول ہے۔ اور اگر عورتوں کے لیے علیحدہ جیل موجود نہ ہو تو عورت کو اس کے خاوند یا بیٹے یا باپ کے ساتھ قید کی جائیگی۔([18])

خنثیٰ کے لیے شرعی جیل:

خنثیٰ جب کسی جرم یا اللہ کے حدود میں سے کسی حد کا مرتکب ہو جائے تو ایسے جیل میں بند کیا جائے گا جس میں نہ عورتیں ہوں نہ مرد بلکہ بالکل علیحدہ یا اس کے محرم کے ساتھ جیل کیا جائے گا([19])۔

بعض فقہاء کے اقوال سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جیل اجتماعی ہونا چاہیے البتہ بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر وسیع نہ

ہو،اور استنجاء وغیرہ میں عورت ظاہر ہونے کااندیشہ ہو یااس میں نماز پڑھنے کی جگہ نہ ہو تو اجتماعی نہیں ہونا چاہیے ([20])۔

شرعی جیل کی خصوصیات:

پہلی خصوصیت یہ کہ ایسا جیل ہونا چاہیے جو قیدی کو تصرفات کرنے کے فائدہ سے باہر نہ ہو۔ بلکہ اس پر کڑی نظر ہو کہ وہ اپنی مرضی سے تصرفات کرنے سے منع ہو۔

دوسری یہ کہ وہ دوبارہ اس قسم کے جرم کرنے سے منع کرے اور اس غرض کے لیے تو اسے کسی مکان وغیرہ میں بند کیا جاتا ہے۔

تیسری یہ کہ اس قید کے لیے کوئی محدود وقت مقرر ہونا چاہیے اور یہ تحدید اس قیدی کی جرم کے مناسبت سے ہوتی ہے ۔لہٰذا یہ اس کے لیے توبہ کرنے پر بھی ختم ہوسکتا ہے اور اس جرم کے سزا پانے پر بھی ([21])۔

جیلوں کے اقسام:

قضاء اور سیاست شرعی کی کتابیں یہ واضح کرتی ہیں کہ جیلوں کی تین اقسام ہیں۔

1۔ متہم لوگوں کے جیل: ایسے جیل والی یا امیر کے حکم کے ماتحت ہوتے ہیں۔

2۔ محکومین کے جیل: ایسے جیل قاضیوں/ججوں کے ماتحت ہوتے ہیں۔

3۔ فوجی جیل: ایسے جیل امیر الجھاد/چیف آف آرمی سٹاف کے ماتحت ہوتے ہیں ([22])۔

رسول اللہ ﷺ کے دور میں قید کی جگہیں: پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں قید رنے کے لیے کوئی خاص جگہ نہیں تھا۔ بلکہ قیدیوں اور مجرموں کو مسجد نبوی ﷺ ،امہات المومنین کے گھروں، دوسرے مومنین کے گھروں اور خیموں میں رکھے جاتے تھے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے بنو قریظہ کی ایک جماعت کو نسیبہ بنت الحارث الانصاریہ کے گھر میں اس وقت قید کیا تھا جب سعد بن معاذؓ نے ان کے بارے میں فیصلہ سنایا ([23])۔

خیمے بحیثیت جیل:

رسول اللہ ﷺ نے جب بدر کا جنگ جیتا تو وہاں بدر کے مقام پر تین دن کے لیے ٹھہرے تھے۔ حالانکہ ان کے ساتھ بدر کے قیدی بھی تھے تین دن کے بعد آپ قیدیوں اور مال غنیمت کے ساتھ مدینہ واپس آئے ([24])۔اس سے ثابت ہوا کہ میدان بدر میں آپ ﷺ نے قیدیوں کو خیموں میں رکھا تھا۔

مسجد نبوی ﷺ بحیثیت جیل:

اگرچہ مسجد نبوی ﷺ عبادت ،اصلاح ،تادیب ، تعلیم وتدریس کا مرکز تھا مگر اس کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ مجرموں ،بعض مشرکین اور یہود کو مسجد نبوی میں قید رکھا تھا۔ تاکہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے اچھے اقدار کو دیکھ کر متاثر ہوجائے ۔ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے اصحاب نے بنو حنیفہ کے ایک آدمی ثمامہ بن آثال کو پکڑا اور مسجد نبوی ﷺ میں ستون کے ساتھ رسی سے باندھا۔اور تین دن تک قید کیا۔ پھر آپ نے اسے چھوڑنے کا حکم دیا تو چل کر غسل کرکے آیا اور مسلمان ہوگیا ([25])۔

عہد صدیقی میں جیل:

اس دور میں بعینہ وہ حالت تھی جو دور نبوی ﷺ میں تھی۔ابو بکرؓ نے مرتدین کو خطبہ میں کہا تھا کہ جو اسلام میں آگیا وہ مسلمان ہو گیا اور جس نے انکار کیا تو میں اس سے لڑوں گا پھر جس پر بھی میں قادر ہو گیا تو اس کو آگ میں ڈالوں گا یا قتل کروں گا اور عورتوں اور بچوں کو قید کروں گا (26)۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جیل:

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ عہد رسالت کے ساتھ زیادہ نزدیک اور بڑے ایمان وصلاح والے تھے۔ عمرؓ کے زمانے میں جب شام، عراق اور مصر وغیرہ فتح کیئے گئے اور دیگر ادیان کے لوگ اسلام میں داخل ہو گئے تو ان میں سے بعض لوگ اپنے جرائم اور خواہشات کی عادت پر ڈٹے رہے۔اسی طرح اہل منکر وفساد اور جنایت کرنے والے بلاد عجم زیادہ ہو گئے تو عمرؓ نے جیل رکھنے میں توسیع سے کام لیا۔لہٰذا آپؓ نے مکہ میں ایک گھر خریدا اور اسے جیل مقرر کیا اسی طرح عمرؓ سب سے پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے اسلام میں جیل کی بنیاد رکھی یعنی گھر کو جیل کے لیے مختص کیا تاکہ مجرموں اور فسادی لوگوں کی حرکت کو روکا جاسکے اور شرعی احکام کے نفاذ کو جاری رکھا جاسکے۔اس لیے خلیفہ دوم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے جیل بنانے کو دلیل بنا کر بعد میں آنے والے علماء نے جیلوں کے بنانے کے جواز پر اجماع کیا ہے۔ تاکہ مجرموں کو جرم کی نوعیت کے لحاظ سے قید کی حبس کی سزا دی جاسکے۔دوسری یہ کہ کسی دوسرے صحابیؓ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اس فعل پر کوئی اعتراض نہیں کیا حالانکہ صحابہ وہ لوگ تھے جو حق کے بیان میں کسی بھی ملامت کرنے والے کے ملامت سے نہیں ڈرتے تھے (27)۔

تمیم بن مقبل نے جب نجاشی شاعر کا ہجو کیا تو جوابا نجاشی نے بھی اس کی ہجوہ کہی۔اس پر عمرؓ نے اسے ڈانٹا اور جیل میں ڈال دیا ایک اور روایت میں ہے کہ اسے کوڑے بھی مارے (28)۔

قید اور جیل عہد عثمانؓ میں:

عثمانؓ نے جیل کے لیے کوئی نئی عمارت نہیں بنائی تھی اور جیل کی حالت بعینہ وہی تھی جو ابو بکرؓ اور عمرؓ کے زمانے میں تھی۔

زرکلی نے لکھا ہے کہ ضابئ برجمی فحش باتیں کرتا تھا اور بدزبان تھا بلکہ شر کو قیمتاً خریدتا تھا۔ مسلمان ہو کر عثمانؓ کے زمانے تک مدینہ میں رہا تھا۔یہ شخص (کمزور نظری) کے باوجود شکار کیا کرتا تھا ایک دفعہ اس نے سواری سے ایک بچے کو روند کر قتل کیا تو عثمانؓ نے اسے دوبارہ جیل میں ڈال دیا،اس نے جیل میں ایک چاقو تیار کیا اور خلیفہ عثمانؓ کو موقع پا کر حیلہ سے قتل کرنا چاہا تھا لیکن اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہوا اور اسی حالت میں مرا (29)۔

قید اور جیل حضرت علیؓ کے عہد میں:

سیدنا علیؓ نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی قضاء کا عہدہ سنبھالا تھا جب آپ ﷺ نے ان کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا اس کے بارے میں علیؓ نے فرمایا تھا کہ آپ ﷺ نے مجھے یہ طریقہ بتایا ہے کہ جب تک میرے پاس دونوں فریق حاضر ہو کر نہ بیٹھیں اس وقت تک میں ان کے درمیان فیصلہ نہ کرو جب تک تو دوسرا فریق اس طرح نہ سنوں جس طرح پہلا

فریق سنا تھا۔اس اصول کو اپنا کر بعد میں مجھے فیصلہ کرنے میں شک لاحق نہیں ہوا([30])۔

سیدنا علیؓ اپنے زمانہ خلافت میں جیل کا خاص اہتمام کیا کرتا تھا کیونکہ آپ کے عہد میں رعیت منتشر اور زیادہ تھی جس کا لازمی نتیجہ تھا کہ جرائم اور جنایات کا وقوع بھی زیادہ تھا جس کے نتیجے میں اکثر جیل کی ضرورت پڑتی رہتی تھی۔

خلفائے راشدین کے زمانے میں جیل کے مختلف نام:

یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ خلفاء راشدین کے زمانے میں جیل موجود تھے اور ان کی مختلف شکلیں تھیں۔ذیل میں ان جگہوں کے نام درج کئے جاتے ہیں جن میں قیدیوں کو رکھا جاتا تھا۔

1۔قصر العذیب جیل 2۔صفوان بن امیہ کا گھر جیل 3۔آبار (کنویں) جیل 4۔سجن المدینہ
5۔سجن القموص 6۔سجن الصفین 7۔سجن النافع 8۔سجن المخیس

عربی زبان میں زندانی ادب:

احمد بن زیدون:

دیگر فنون کے ساتھ ساتھ عربی زبان بھی دیگر زبانوں کے ساتھ مشترک ہے۔عربی شعراء میں احمد بن زیدون وہ شاعر ہے جو قید کیا گیا اور دوران قید "الرسالۃ جدیدۃ" لکھ کر زندانی ادب میں اپنا حق ادا کیا۔

احمد بن زیدون عربی ادب میں بہت بڑا مقام رکھتا ہے۔قرطبہ کے اعلیٰ پایہ شعراء میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ابن زیدون کا حاکم وقت کے ساتھ کچھ تنازعات چل رہے تھے جن کی وجہ سے حاکم وقت ابو حزم بن جہور نے ان کو قید کیا۔

ابن زیدون کے جیل میں لکھے گئے اشعار کے علاوہ ان کا ایک خط بہت مقبول ہے جو انہوں نے حاکم جیل کے نام اپنی رہائی کے لیے لکھی تھی۔([31])

اردو بان میں زندانی ادب:

بہادر شاہ ظفر:

محمد سراج الدین بہادر شاہ ظفر آخری مغلی حکمران کو انگریزوں نے ان کو جلا وطن کرکے رنگون میں قید کر دیا جہاں دوررا ن قید ہی ان کا انتقال ہوا۔

بہادر شاہ ظفر اپنے اشعار میں ان صعوبات وآلام کا ذکر کرتا ہے جو وہ جیل کے سلاخوں کے پیچھے کہتا تھا:

لگتا نہیں جی میرا اجڑے دیار میں — کسی کی بنیے عالم ناپائیدار میں
کہہ دو ان حسرتوں سے کہیں اور جا بسیں — اتنی جگہ کہاں ہے دل داغدار میں ([32])

حسرت موہانی:

یہ فضل حسن بن ازہر حسن ہیں جو کہ موہان میں 1875ء کو پیدا ہوئے۔جیل کی حالت میں آپ نے مختلف قصیدے ،رسالے اور خطوط کے ذریعے لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی۔اور مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کی کوشش کی جیسا کہ آپ نے اپنے رسالہ " مشاہدات زندان " میں جیل کی مشکلات وتکالیف کو بیان کی ہیں۔جیل میں اپنی اسی تکلیف ومشقت کا ذکر وہ کچھ ایسے کرتے ہیں۔

ہے مشق سخن جاری چکی کی مشقت بھی — اک طرفہ تماشہ ہے حسرت کی طبیعت بھی
جو چاہو سزا دے لو، تم اور بھی کھل کھیلو — پر ہم سے قسم لے لو، کی ہو جو شکایت بھی (33)

محمد علی جوہر:

محمد علی جوہر بن عبدالعلی رامپور میں 1878ء کو پیدا ہوئے۔ تحریک خلافت اور انگریزی استعمار کے خلاف ہندوستان کی آزادی میں اس کا بڑا اہم کردار ہے۔ اسی وجہ سے آپ کو بار بار جیل جانا پڑا۔ آپ نے اپنے جیل میں کہے گئے قصائد یہ بھی کہا ہے کہ

یہ نظر بندی تو نکلیر دّ سحر — دیدۂ ہائے ہوشا بجا کر کھلے
اب کہیں ٹوٹا ہے باطل کا فریب — حق کے عقدے اب کہیں ہم پر کھلے (34)

ظفر علی خان:

یہ ظفر علی خان بن سراج الدین بن کرم الٰہی ہیں جو کہ صوبہ پنجاب کے کوٹ مہر تھ شہر میں 1290ء پیدا ہوئے۔ (35)۔

ظفر علی خان ایک انقلابی آدمی تھے جو کہ برطانوی سامراج کے خلاف بولتے تھے۔ اس وجہ سے بارہا ان کو جیل میں ڈال دیا گیا آپ کے قصائد "الحبسیات" (36) کے نام سے جمع کئے گئے ہیں۔ آپ کے دوران قید اشعار میں سے یہ اشعار بھی ہیں:

کرم آباد کو سر مایکل نے — بنایا ہے مر یعلمی حوالات
عسی اِن تکرھوا شیئاً کی تاویل — سمجھاتے یوں ہیں قرآن کے اشارات

مولانا ابوالکلام آزاد:

آپ بڑے عالم دین اور مفسر قرآن ہیں اور اردو ادب میں آپ کا بڑا مقام ہے۔ آپ نے بھی ہندوستانی جیل میں دس سال اور سات مہینے گزارے۔ دوران حبس آپ نے بہت سے خطوط لکھے۔ چونکہ جیل سے باہر ا بھیجنے پر پابندی تھی اس لیے مولانا آزاد وہ خطوط لکھ کر پاس رکھتے تھے۔ آپ کے ان خطوط کو مالک رام دہلوی نے ترتیب دے کر "غبار خاطر" کے نام سے شائع کیا۔ (37)۔

فیض احمد فیض:

آپ اردو ادب کے ان شعراء اور ادیبوں میں سے ہیں جو کہ دو مرتبہ جیل میں ڈالے گئے اور جیل کے تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بہت سی کتابیں لکھیں جن میں نقشِ فریادی، دست صبا اور زندان نامہ مشہور ہیں۔ دست صبا سے نمونہ:

غطش الليل علينا و نحن في غياهبالسِّجن، فيكون السماء مزيّنٌ بالنجوم ،أنظره بنظرالخيالِ،
رأيت الصباح و بعده شمساًمضحياً ، لِأنَّ حلق السلاسل تتلألأبضياءها.(38)

ذوالفقار علی بھٹو:

یہ پاکستان کے سیاسی عمائدین میں سے ہیں اور پاکستان کا وزیر اعظم رہ چکے ہیں۔ ان کو چیف مارشل لاء ایڈ مینسٹریٹر نے اختلافات کے بنیاد پر جیل میں ڈال دیا۔ اور بعد میں ان کا عدالتی قتل کیا گیا۔ آپ نے اپنی دس تصانیف میں سے تین دوران زندان لکھی ہیں۔

1۔ اگر مجھے قتل کیا گیا

2۔ میری پھانسی

3۔ (New Direction) ([39])

عبدالسلام ضعیف:

عبدالسلام ضعیف 1346 ہجری کو قندھار افغانستان میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد ایک دینی عالم تھے آپ نے ابتدائی کتب اپنے والد محترم سے پڑھے اور اس کے بعد پاکستان آئے یہاں تعلیم مکمل کرنے کے بعد واپس وطن تشریف لے گئے اور روس کے خلاف جہاد میں شرکت کی۔اشتراکی نظام کے ختم ہونے پر واپس پشاور آگئے اور دینی وشرعی علوم میں مصروف ہوگئے پھر طالبان تحریک کی ابتداء میں ان کے ساتھ رہے اور ان کے دور حکومت میں افغانستان بینک کے سربراہ رہے اس کے بعد صنعت ومعدنیات کے وزیر بن گئے بعد ازاں امارت اسلامی افغانستان کے طرف سے اسلام آباد میں سفیر مقرر کیے گئے، طالبان حکومت کے سقوط کے بعد قید ہو کر افغانستان کے جیلوں میں قید رہے بعد میں دیگر قیدیوں کے طرح مشہور زمانہ جیل گوانتانامو بے منتقل کردیئے گئے۔دوران زندان آپ نے ایک کتاب تحریر کی اور اس میں امریکی حکام کی طرف سے قیدیوں کے ساتھ ظلم ستم وغیرہ کو عجیب انداز میں بیان کیا ([40])۔

جاوید ہاشمی:

جاوید ہاشمی پاکستان مسلم لیگ کے رہنماؤں میں سے ہیں۔یوسف رضا گیلانی کے ساتھ جیل میں بھی رہے قید کی حالت میں "تختہ دار کے سائے تلے" نامی کتاب لکھی اور اپنی بیٹی میمونہ کے نام اڈیالہ جیل سے ایک رسالہ لکھ کر بھیجا جس میں آپ نے اپنے حالات، جیل کے حالات وغیرہ قلمبند کیے۔اسی طرح ایک اور کتاب لکھی جس کا نام ہے "ہاں میں باغی ہوں" ([41])۔

پشتو زبان میں زندانی ادب:

خوشحال خان خٹک:

اپنے قبیلے خٹک کے سردار خوشحال خان بن شہباز خان خٹک نوشہرہ کے ایک گاؤں اکوڑہ خٹک میں 1613ء میں پیدا ہوئے۔آپ ایک بہادر پختون تھے جو صاحب تصنیفات اور اونچے درجے کے شاعر تھے۔

مغل حکومت کے دوران آپ پختون قبائل کی آزادی کے لیے کوشاں تھے جس کے سلسلے میں انہیں مغلوں کے ساتھ لڑائیاں بھی لڑنی پڑیں۔ مغل حکومت نے آپ کو گرفتار کرکے جیل میں ڈال دیا۔آپ نے جیل میں اپنی کتاب "فراق نامہ" کی تصنیف کی جو کہ شعری مجموعہ ہے اس مجموعے میں غزل، قصیدہ اور قطعے جیسے مضامین شامل ہیں۔اسی طرح اورنگزیب بادشاہ کی ہجو لکھی ہے جیسا کہ کہتا ہے:

پلار تہ لی بادشاہی کړه

سل ناحقه ګمراهی کړه ([42])

عبدالغفار خان:

عبدالغفار خان جو کہ باچا خان کے نام سے مشہور ہیں۔ پاکستان کی ایک سیاسی پارٹی "عوامی نیشنل پارٹی" کے بانی بھی ہیں۔آپ نے بھی ڈیرہ اسماعیل خان میں قید کاٹی ہے اور دوران زندان اپنی ایک کتاب لکھی جس کا نام:

"ده شلَمی پیړی تهذیب او زه په جیل خانه کی"

اس کتاب میں آپ نے جیل کے حالات، اس میں کھانے پینے کی خراب صورتحال، اور جیل کے حکام کے لیے سہولتوں وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ ([43])۔

غنی خان:

آپ فلسفی شعراء میں سے ہیں۔ پاکستان کے ایک سیاسی پارٹی (عوامی نیشنل پارٹی) کے رکن رہے ہیں۔ غنی خان، خان عبدالغفار خان کے بھائی تھے۔ آپ نے جیل میں کتاب لکھی اور اس میں اپنے قصیدوں کے ذریعے اپنے احساسات، محبت اور قیدی مشقت کا ذکر کیا ہے۔ اپنی کتاب میں سے ایک شعر میں لکھتا ہے:

محفل د خکلو خلقو   تول بزرگان شریفان
تولمتیزك گنړکپان   تول اجرتی قاتلان ([44])

فارسی زبان میں زندانی ادب:

مسعود سعد سلمان لاہوری:

آپ کو اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ لاہور میں 438ھ کو پیدا ہوئے۔ سلطان ابراہیم غزنوی نے آپ کو اپنے بیٹے کے لیے اتالیق مقرر کیا تھا۔ لیکن چغل خوروں نے سلطان سے ان کی شکایت کی کہ مسعود آپ کے خلاف سلطان سبک شاہ سلجوقی سے خفیہ طور پر ملے ہوئے ہیں اس پر بادشاہ نے آپ کو گرفتار کرکے تقریباً 20 سال تک جیل میں رکھا اسی دوران آپ نے شعر گوئی کی جس میں اپنی زندانی حالت پر رلانے والے اشعار کہے جن میں آپ نے دوستوں سے فراق، رشتہ داروں کی غدر اور دوسرے مصائب و آلام کا ذکر کیا ہے۔

ابوالعلاء عطاء بن یعقوب لاہوری غزنوی:

آپ نے غزنوی بادشاہوں کے زیر سایہ زندگی گزاری اور مختلف جگہوں میں مختلف منصبوں پر فائز رہنے کے بعد سلطان ابرہیم نے اسے نافرمانی کے شبہ میں معزول کرکے جیل میں ڈال دیا۔ ابوالعلاء شاعر تھے اور مسعود سعد سلمان کے ساتھی تھے اور اس کے ساتھ مصائب و تکالیف میں بھی ان کے ساتھ شریک تھے (45)۔

جیل کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

بے گناہ ماندہ ہشت سال بہند   چون گناہ گار درعذاب الیم(46)

عمید السنامی:

عمید الدین حکومت ہند کے بنیادی اسمبلی میں محتسب کے حیثیت سے کام کرتے تھے۔ امیر الدولہ کو آپ پر خیانت کا گمان ہوا اور آپ کا مواخذہ کرکے آپ کو قید میں ڈالنے کا حکم دیا۔ جیل کے دوران آپ نے قصیدے پڑھے جن میں بادشاہ سے رحم اور نرمی کی درخواست کی گئی (47)۔

انگریزی زبان میں زندانی ادب:

اینٹونی گرامچی:

یہ ایک سیاسی مفکر اور اٹلی کے سوشلزم جماعت کے سربراہ تھے۔ حکومت کے خلاف لوگوں کو ابھارنے پر آپ کو جیل میں

ڈال دیا گیا۔آپ نے جیل میں دو کتابیں تحریر کیں۔

1۔جیل نامہ (Prison Note book) 2۔جیل کا خط (Prison letters) (48)۔

میجول ڈی سروینٹس:

آپ 1575ء تا 1580ء تک جیل میں رہے۔دوران قید آپ نے ایک ڈرامہ لکھا جو اس کے جیل کی تکالیف، مشکلات ،آزادی کا شوق، وطن کی محبت وغیرہ پر مشتمل تھا اور اسے (Don Quixote) کا نام دیا (49)۔

نیلسن منڈیلا:

آپ افریقہ کے ایک شہر میزو میں 1918ء کو پیدا ہوئے۔بچپن سے سیاسی امور میں شغف رکھتے تھے۔اور پھر وہاں کے سیاسی جماعت ،افریقن نیشنل کانگریس کے رکن بنے۔حکومتی کاموں پر حکومت سے مخالف تھے اسی وجہ سے لوگوں کو حکومت کے خلاف ابھارنے پر جیل میں ڈال دیے گئے۔ تقریباً 28 سال تک مختلف جیلوں میں قید رہے۔جیل میں آپ نے بہت سے کتابیں لکھے اور اپنے کچھ احوال اپنی کتاب (long walk to freedom) میں بیان کئے ([50])۔

علوم اسلامیہ میں زندانی ادب:

جب سے بنی نوع انسان کی تخلیق ہوئی ہے اور اسے نائب کائنات کی حیثیت سے اس فانی دنیا میں بھیجا گیا ہے تب سے اسے جاننے اور سمجھنے کی صلاحیت بھی عطا ہوئی ہے۔انسان اپنی فطرت کے تحت ماں کی گود سے لے کر لحد تک اپنے استعداد کے مطابق اشیاء کو جاننے اور سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔پھر جو چیز اس کے سمجھ میں آتی ہے اس میں مزید تحقیق اور جستجو کا متلاشی بن جاتا ہے۔ تحقیقی میدان میں رفتہ رفتہ وہ مشکلات سہنے کا خوگر ہو جاتا ہے۔اور ایک وقت ایسا بھی آجاتا ہے کہ حالات چاہے سازگار ہوں یا نہ ہوں وہ اپنے تحقیقی کاوشوں کو پروان چڑھانے کے لیے پر عزم رہتا ہے۔یہی حالت "زندانی ادب" کا بھی ہے۔زندانی ادب سے مراد وہ ادب ہے جو مختلف اوقات میں اسلاف امت نے قید وبند کی حالت میں ترتیب دیا ہو۔

قید وبند کی صعوبتیں اور قید خانہ کے دشوار کن مراحل ایک انسان کے لیے انتہائی ناگفتہ بہ ہوا کرتے ہیں، یہ وقت ایسا ہوتا ہے جس میں انسان کے لیے کام کرنا تو دشوار، بلکہ انسان اس فکر میں رہتا ہے کہ کیسے یہاں مدت کی تکمیل ہوگی؟ کب اسارت گاہ سے چھٹکارا نصیب ہوگا؟ لیکن جن دلوں میں دینی خدمت کا شوق وجذبہ پیوست ہوت ہو، انہیں کوئی تدبیر، کوئی سازش کسی بھی لمحہ اس خدمت سے روک نہیں سکتی، موانع کی کثرت کے باوجود وہ اپنا مشن اپنا طریقہ کار اپنانے سے نہیں کتراتے، انہیں اپنے موقف پر ڈٹے رہنے اور اپنےمقصد کو پھیلانے سے نہ جلادوں کے کوڑے باز رکھ سکتے ہیں، نہ ہی جیل کی سلاخیں انہیں برگشتہ کر سکتی ہیں۔جب سیدنا یوسف علیہ السلام کو بے قصور قید کر دیا گیا تو انہوں نے جیل میں بھی اپنا مقصد جاری رکھ کر قیدیوں کو ایک اللہ کی عبادت کی اور شرک وبت پرستی کی مذمت کی۔ بقول مفتی شفیع صاحب: سیدنا یوسف علیہ السلام جیل بھیجے گئے، جو مجرموں بد معاشوں کی بستی ہوتی ہے لیکن انہوں نے اپنے وظیفہ دعوت و تبلیغ کو سب کاموں سے مقدم رکھ کر تعبیرِ خواب کے جواب سے پہلے دعوت و تبلیغ کے ذریعہ ان کو رشد وہدایت کا تحفہ عطا فرمایا ([51])۔

امام اہل سنت حضرت امام احمد بن حنبلؒ جب خلقِ قرآن کے مسئلہ پر حکومتِ وقت نے پس دیوارِ زنداں کرکے طرح طرح کی تکالیف دی گئیں، کوڑے لگائے گئے،اور انتہائی تاریک کوٹھری میں قید کر دیا گیا تب بھی امام موصوف نے اپنی ذمہ داری جاری رکھی۔علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں: امام احمدؒ کو بغداد کے اصطبل میں قید کیا گیا، قید خانہ سخت تنگ تھا، رمضان میں بیمار

بھی ہو گئے تھے، اس قید خانے میں کچھ ایام رہے، اس کے بعد عام قید خانے میں منتقل کیے گئے، جیل میں تقریباً تیس مہینے رہے، حنبل بن اسحاق کہتے ہیں کہ ہم نے جیل خانے میں امام احمدؒ سے کتاب الارجاء پڑھی، حنبل بن اسحاق کہتے ہیں امام احمدؒ قیدیوں کی امامت کرتے، حالاں کہ ان کے پاؤں میں بیڑیاں ہوتیں صرف نماز اور سونے کے وقت ان کے پیر بیڑیوں سے آزاد کر دیے جاتے تھے (52)۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کو جب حکومت وقت نے قید کر دیا تو ان کے بارے میں مولانا علی میاں ندوی فرماتے ہیں: شیخ الاسلامؒ نے جیل میں قیدیوں کی نماز کی پابندی کرائی اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ، اعمالِ صالحہ، تسبیح واستغفار اور دعا کی طرف متوجہ کیا اور سنت کی تعلیم اور اعمالِ خیر کی ترغیب شروع کر دی، یہاں تک کہ علمِ دین کی ایسی مشغولیت شروع ہو گئی کہ یہ جیل خانہ بہت سی خانقاہوں اور مدارس سے زیادہ بارونق اور بابرکت نظر آنے لگا، لوگوں کو ان کی ذات سے ایسا تعلق اور جیل کی اس دینی وعلمی زندگی سے ایسی دلچسپی ہو گئی کہ بہت سے قیدی رہائی پانے کے بعد بھی ان کو چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھے اور انہی کی خدمت میں رہنا پسند کرتے تھے (53)۔

ان سے جب قلم ودوات چھین لیا گیا تو انہوں نے منتشر اوراق پر لکھنا شروع کیا، ان کے متعدد رسائل اور تحریریں کوئلہ سے لکھی ہوئی ہیں (54)۔

امام سرخسی بھی دین کے ایک مایہ ناز عالم ہیں جن کو خاقان نے قید کر دیا تھا، قید خانہ ہی کے کنویں میں انہوں نے مبسوط نامی کتاب کا املاء کروایا۔ اسی طرح انہوں نے جیل ہی میں سیر کبیر کی بھی شرح لکھ دی۔ شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ اور مولانا حسین احمد مدنیؒ مالٹا کی جیل میں جلالین ومشکوٰۃ اور ترمذی کا درس دیا کرتے، وہیں قرآن کریم کا ترجمہ بھی لکھ رہے تھے (55)۔

مولانا عنایت اللہ صاحبنے جزیرۂ انڈیمان میں دورانِ قید علم صرف کی بہترین کتاب "علم الصیغہ" لکھی مولانا ابوالکلام آزاد نے نظر بندی کے ایام میں مشہورِ زمانہ کتاب "تذکرہ" لکھی۔ حضرت مولانا محمد حمید الدین حسامی عاقلؒ کی ایام اسارت میں آپؒ ہی کی محنت کی وجہ سے آپ کے دستِ حق پر جیلر نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

جیل کا نام سن کر ذہن میں جرم وسزا کا تصور سامنے آتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ جیل جانے والا ہر فرد یقینا مجرم ہو۔ علمائے کرام نے ہمیشہ سے اس فرمان نبوی ﷺ پر عمل کیا ہے کہ:

"كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ" (56)

بہترین جہاد ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔

اور یہی فریضہ اسلاف امت نے اپنا کر ہمیشہ جیل جانے کو ترجیح دی لیکن کسی ظالم حکمران کے سامنے سر نہیں جھکایا اور جیل جاکر بھی سیدنا یوسف علیہ السلام کی طرح اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ انجام دیا۔

"يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ" (57)

میرے جیل خانہ کے رفیقو! بھلا کئی جدا جدا آقا اچھے یا (ایک) اللہ یکتا وغالب۔

اور جناب رسول اللہ ﷺ کی طرح شعب بنی ہاشم میں محصور ہو کر دین کی اشاعت اور تبلیغ کا کام نہیں چھوڑا۔ نیز سیدنا

خبیب رضی اللہ عنہ کی طرح دشمن کے شکنجے میں بھی حق گوئی کا دامن نہیں چھوڑا بلکہ جیل کے اندر بھی اپنی قلم کے زور سے اعلائے کلمتہ اللہ کا پرچار کرتے رہے۔

علوم اسلامیہ کے ادب کا وافر حصہ وہ بھی ہے جسے "پس دیوار زنداں " تحریر کیا گیا ہے۔اس حصے میں تفسیر، حدیث ، فقہ ، تاریخ ، لغت سمیت دیگر علوم وفنون شامل ہیں۔دنیا میں خیر وشر کا روز اول سے چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔سیدنا آدم علیہ السلام کے اپنے سگے بیٹے خیر وشر کا شکار رہے۔تب سے آج تک یہ سلسلہ چلتا آرہا ہے۔خیر کے مقابلے میں شر بھی مختلف صورتوں میں مقابل رہا ہے۔خیر وشر کی یہ کشمکش یہاں تک پہنچ گئی کہ صاحب اختیار افراد اور طبقوں نے نیکی کے علمبرداروں کو پس دیوار زندان داخل کردیا۔لیکن خیر نے ہمت نہیں ہاری اور عرصہ اسارت میں بھی دینی، فکری اور ادبی خدمات بجالاتے رہے۔

اس موضوع کی اہمیت اس وجہ سے ہے کہ ادب اصل میں تنقید حیات کا نام ہے چاہے وہ افسانے ہوں یا شعر و شاعری ہو۔یہ بات تو واضح ہے کہ ادب میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کے حالات و واقعات کاذکر ہوتا ہے کیوں کی ادب انسانی خیالات کا ترجمان ہوتا ہے کوئی بھی لکھاری جس دور میں جی رہا ہوتا ہے اس کی تحریر ضرور اسی دور سے متاثر نظر آتی ہے جیسا ماحول ہوگا ادب بھی ویسا ہی تخلیق ہوگا۔اسیری ادب میں عام طور پر زمانہ اسارت اور قید وبند کی صعوبتوں کا تذکرہ ضرور ہوتا ہے۔عام حالات میں ادبی خدمات کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے لیکن جب حالات نارمل نہ ہو،اختیار بھی اپنا نہ ہو اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اصل مواد تک رسائی بھی مشکل ہو،ایسے میں ادیب کی ادبی و علمی خدمات لائق تحسین ہوتی ہیں۔ادیب کی استقلال ،جرات اور بلند ہمتی ایسے امور ہیں جن سے آنکھیں بند کرنا، ناانصافی کے زمرے میں آتا ہے۔پسِ دیوارِ زنداں ایک ادیب جو کچھ مواد جمع کرتا ہے، پھر اُسے ترتیب دیتا ہے اور آخر میں اُسے عوام الناس تک پہنچاتا ہے، یہ تبھی ممکن ہوتا ہے جب وہ ادبی علوم سے لگاوٗ بھی رکھتا ہو اور اس میں مہارت بھی رکھتا ہو۔

نتائج البحث:

1. "ادب" ایک جامع اور وسیع اصطلاح ہے۔جس کے ذریعے ایک ناصح اور ادیب لوگوں کی اصلاح کرتا ہے۔اسے ادب اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کو نیک کاموں کی طرف بلاتا ہے۔اور برائیوں سے منع کرتا ہے اور ادب بھی سکھاتا ہے۔
2. لفظ "ادب" حدیث میں تربیت کے معانی میں استعمال ہوا ہے۔
3. دینی اور فقہی علوم کے اعتبار اس کے معانی " معرفت اور ثقافت "کے ہیں ۔ کیونکہ اہل معرفت وثقافت "اِدباء" کی صفت سے اور اہل الفقہ "فقہاء" کی صفت سے موصوف کیے جاتے ہیں۔
4. اموی دور میں لفظ ادب کو اخلاقی اور تہذیبی معنی میں استعمال ہوتا رہا جب کہ عباسی دور میں لفظ ادب کا اطلاق "التعلیم الادبی"کے مضمون کے لیے ہونے لگا جو کہ خبر، نسب، شعر اور لغت وغیرہ پر معنوی لحاظ سے دلالت کرتا ہے۔
5. قید وبند کی صعوبتیں اور قید خانہ کے دشوار کن مراحل ایک انسان کے لیے انتہائی ناگفتہ بہ ہوا کرتے ہیں۔
6. علوم اسلامیہ کے ادب کا وافر حصہ وہ بھی ہے جسے "پس دیوار زنداں " تحریر کیا گیا ہے۔
7. ادب کے کلمے کے لیے انگریزی زبان میں (Literature)،فرانسیسی زبان میں (Belles Letlres)، جرمنی زبان میں (Work Kuntes)، روسی زبان میں (Solvenost) اور عربی ، فارسی واردو زبانوں میں ادب کا لفظ مستعمل

ہے۔

8. جیلوں کے اقسام میں (الف) متہم لوگوں کے جیل، (ب) محکومین کے جیل اور (ج) فوجی جیل شامل ہیں۔

9. علماء وفضلاء لوگوں کی برکت سے بہت سے جیل خانے خانقاہوں اور مدارس سے زیادہ بارونق اور بابرکت نظر آنے لگے، اور پھر دیگر قیدیوں کو ان کی ذات سے ایسا تعلق اور جیل کی اس دینی و علمی زندگی سے ایسی دلچسپی ہو گئی کہ بہت سے قیدی رہائی پانے کے بعد بھی ان کو چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھے۔

10. اینٹونی گرامچیکے جیل نامہ(Prison Note book)، جیل کا خط(Prison letters)، میجول ڈی سروینٹسکے (Don Quixote) اور نیلسن منڈیلا جیسی عظیم شخصیات کی (long walk to freedom) بھی دوران اسارت لکھی گئی کتب ہیں۔

11. ادب میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کے حالات وواقعات کاذکر ہوتا ہے کیوں کہ ادب انسانی خیالات کا ترجمان ہوتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

[1] ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر، بیروت، ج: 1، ص:207

Ibn Manẓūr, Muḥammad bin Mukarram, Lisān Al ʿArab, (Nāshir: Dār Ṣādir, Beirūt), Vol:1, P:207

[2] بدیع یعقوب ومیثال عاصی، معجم المفصل فی اللغۃ والادب، دار العلم للملائین، بیروت، 1978ء، ج:1، ص:58

Badīʿ Yaʿqūb, Muʿjam al Mufaṣṣal Fī al Lughah wal ʿAdab, (Nāshir: Dār al ʿIlam lil Malā,īn, Beirūt, 1978ac), Vol:1, P:58

[3] البانی، محمد ناصر الدین، صحیح جامع صغیر، مکتب الاسلامی، بیروت 1408ھ، ج:1، ص:20

Al Bānī, Muḥmmad Naṣir al Dīn, Ṣaḥīḥ Jāmiʿ Ṣaghīr, (Nāshir: Maktab al Islāmī, Beirūt 1408ah), Vol:1, P:20

[4] جرجی زیدان، تاریخ آداب لغت عربیہ، دار اہلال، قاہرہ، 1914ء، ج:1، ص:18

Jurjī, Zaydān, Tārīkh Ādāb Lughat ʿArabiyyah, (Nāshir: Dār Ihlāl, Cairo, 1914ac), Vol:1, P:18

[5] فی الادب الجاہلی، ص:33

Fī al Adab al Jāhilī, P:33

[6] رافعی، صادق بن عبدالرزاق، تاریخ آداب العرب، دار الکتاب العربی، س۔ن، ج:1، ص:24

Rāfiʿī, Ṣādiq bin ʿAbd al Razzāq, Tārīkh Ādāb al ʿArab, (Nāshir: Dār al Kutub al ʿArabī),

Vol:1, P;24

[7] مرغینانی، علی بن ابو بکر، ہدایہ، ادارہ قرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی، ج:5 ص:353

Murghinānī, 'Alī bin Abū Bakr, Hidāyah, (Nāshir: ,Idārah Qurān wal ,Ulūm al Islāmiyyah, Karachi), Vol:5, P:353

[8] *Encyclopedia Americana , vol:17,1958,P-472*

[9] جالبی، جمیل، تاریخ ادب اردو، مجلس ترقی ادب، لاہور، 2008ء، ج:1، ص: 38

Jālibī, Jamīl, Tārīkh ,Adab Urdu, (Nāshir: Majlis Taraqqī ,Adab, Lahore, 2008ac), Vol:1, P;38

[10] مومند، صنوبر حسین، ادب، مجلّہ قند، مردان، نومبر 1957ء، ص:2

Mū,and, Ṣanūbar Ḥussayn, ,Adab, (Nāshir: Mujillah Qand, Mardan, November 1957ac), P:2

[11] ابن فارس، اصل نام احمد بن فارس قزوینی، رازی ہے 329ھ کو پیدا ہوئے۔ لغت وادب کے امام تھے۔ اصل میں قزوین کے تھے۔ کافی عرصے تک ہمدان میں رہے، پھر رے منتقل ہوئے اور وہاں 395ھ کو وفات پائے۔ مقاییس اللغت، المجمل، جامع تاویل فی تفصیل القرآن جیسے کتابیں لکھے۔

زرکلی، خیر الدین بن محمود، الاعلام، دار العلم للملایین، طبع خامس، 2002ء، ج:1، ص:193

Zarkalī, Khayr al Dīn bin Maḥmūd, Al A'lām, (Nāshir: Dār al 'ilam lil Malā,iyyīn, 2002ac), Vol:1, P:193

[12] ابن فارس، مقاییس اللغہ، دار الفکر، بیروت، 1979ء، ج: 3، ص:137

Ibn Fāris, Maqāyīs al Lughah, (Dār al fikr, 1979ac), Vol:3, P:137

[13] ھود، الآیۃ:8

Hūd, Al Āyah, 8

[14] الانفال، الآیۃ:67

Al Anfāal Al Āyah: 67

[15] لبید بن ربیعہ، دیوان لبید بن ربیعہ، دار الکتاب العربی، بیروت، 1993ء، ص:199

Labīd bin Rabī'Aḥmad, Dīwān Labīd bin Rabī'Aḥmad, (Nāshir: Dār al Kitāb al 'Arabī, Beirūt 1993ac), P:199

[16] نافع، ابن منظور کے قول کے مطابق نافع کوفہ میں قید کئے گئے تھے، وہ قید خانہ لکڑیوں کا بنایا گیا تھا، جس سے بعض قیدی بھاگ جاتے تھے۔ انہوں نے ایک مضبوط جیل خانہ بنایا جس کے دیواریں اونچے اور مضبوط تھیں۔ اور اس کا نام "المخیس" رکھا۔ اسی جیل کے بارے میں فرزدق نے کہا تھا۔ فلم يبق إلاّ داخرٌ فی مخیّسٍ-و منجحر فی غیر أرضك فی جُحرٍ. لسان العرب، ج:6، ص:75

Lisān al 'Arab, Vol:6, P:75

[17] ابن قیم، الطرق الحکمیہ، ص:467

Ibn Qyyim, Al Ṭuruq al Ḥukmiyyah, P:467

[18] ابن عابدین، محمد امین بن عمر، رد المختار علی الدر المختار، دار الفکر، بیروت، ج:5 ص:579

Ibn ābidīn, Muḥammad Amīn bin ,Umar, Rad al Muḥtār 'alā al Dur Muḥtār, (Nāshir: Dār al Fikr, Beirūt, Vol:5, P:579

[19]موسوعہ فقہیہ کویت، ج:16، ص:318

Masū΄Aḥmad Fiqhiyyah kuwait, Vol:16, P:318

[20]بلخی، نظام الدین، الفتاوی الہندیہ، دارالفکر، 1310ھ، ج:3، ص:419۔ فتاوی ابن تیمیہ، ج:15، ص:310

Balakhī, Niẓām, al Dīn, Al Fatāwā al Hindiyyah, (Nāshir: Dār al Fikr, 1310ah), Vol:3, P:419

[21]نفس مصدر، ص:19

Ibid, P;19

[22]الطرق الحکمیہ، ص:102

Al Ṭuruq al Ḥukmiyyah, P:102

[23]ابن اثیر، علی بن ابوالکرم محمد بن عبدالکریم، الکامل فی التاریخ دارالکتاب العربی، بیروت، 1997ء، ج:2، ص:76

Ibn ,Athīr, 'Alī bin Abū al karam, Al Kāmil Fī al Tārīkh, (Nāshir: Dār al Kitab Al ΄Arabī, Beirūt 1997ac), Vol:2, P:76

[24]ابوالفداء، اسماعیل بن عمر بن کثیر، داراحیاء التراث العربی، 1408ھ/1988ء، ج:5، ص:182

Abū al Fidā,, Ismāeīl bin ,Umar bin Kathīr, (Nāshir: Dār Iḥyā, al ΄Arabī, 1408ah), Vol:5, P;182

[25]ابن اثیر، ابوالحسن علی بن ابی الکرم، اسدالغابہ فی معرفۃ الصحابہ، دارالکتب العلمیہ، 1415ھ/1994، ج:1، ص:477

Ibn ,Athīr, Abū al Ḥasan bin Abī al karam, 'Usud al ghābah Fī Ma΄rifah al Ṣaḥābah, (Nāshir: Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1415ah), Vol:1, P;477

[26] البدایہ والنہایہ، ج:9، ص:449

Al Bidāyah wal Nihāyah, Vol:9, P:449

[27]زرقانی، محمد بن عبدالباقی، شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، دارالکتب العلمیہ، مصر، طبع الاولی، 1417ھ/1996ء، ج:7، ص:130

Zurqānī, Muḥmmad bin ΄Abad al Bāqī, Sharḥ al Zurqānī ΄Alā al Mawāhib al Laduniyyah, (Nāshir: Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, Cairo, 1996ac), Vol:7, P:130

[28]عبدالقادر بن عمر، خزانۃ الادب ولب لباب لسان العرب، مکتبۃ الخانجی، قاہرہ، 1418ھ/1997ء، طبع چہارم، ج:1، ص:233

΄Abad al Qādir bin ,Umar, Khazānah al ,Adab wa Lub Lubāb Lisān al ΄Arab, (Nāshir: Mkatabah al Khanjī, Cairo, 1418ah), Vol:1, P;233

[29]الاعلام، ج:3، ص:212

Al A΄lām, Vol:3,P:212

[30]السجون واثرہا فی الآداب العربیۃ، ص:39

Al Sijūn wa ,Atharuhā Fī al Ādāb al ΄Arabiyyah, P:39

[31]ڈاکٹر، جودت رکابی، فی الادب الاندلسی، درار لمعارف، مصر، 1940ء، ص:190

Dr. Jūdat Rukābī, Fī al ,Adab al udlusī, (Nāshir: Dār al Ma΄ārif, Cairo, 1940ac), P;190

[32]فرزانہ سید، نقوش ادب، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، 2002ء، ص:80

Farzānah, Sayyid, Nuqūsh ,Adab, Sang Mīl Publications Lahore, Pakistan, 2002ac), P:80

[33]ذوالفقار، غلام حسین، اردو شاعری کا سیاسی اور سماجی پس منظر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، 2008ء، ص:353

Dhulfaqār, Ghulām Ḥussayn, Urdu Shā'irī Kā Siyāsī awar Samājī pas Manẓar, (Nāshir: Sang Mīl Publications, Lahore Pakistan, 2008ac), P:353

[34] جوہر، محمد علی، دیوان جوہر، جمع وترتیب، نور رحمٰن، فکشن ہاؤس، لاہور، پاکستان، 1962ء، ص:16

Jawhar, Muḥmmad 'Alī Dīwān Jawhar, Jama' wa Tartīb, (Nāshir: Nūr Raḥmān Facshan house Lahore, Pakistan, 1962ac), P:16

[35] ذوالفقار، غلام حسین، ظفر علی خان، حیات، خدمات وآثار، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان، 2011ء، ص:515

Dhulfaqār, Ghulām Ḥussayn, Ẓafar 'Alī Khān, Ḥayāt, Khidmāt wa Āthār, (Nāshir: Sang Mīl Publications, Lahore Pakistan, 2011ac), P:515

[36] نقوش ادب، ص:153

Nuqūsh ,Adab, P:153

[37] آزاد، ابوالکلام، غبار خاطر، مکتبہ جواد برادرز، لاہور، پاکستان، 1979ء، ص:58

Āzād, Abū al Kalām, Ghubār Khāṭir, (Nāshir: Maktabah Jawād Brothers Lahore, Pakistan, 1979ac), P:58

[38] فیض، احمد فیض، دست صبا، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، 1982ء، ص:45

Fayḍ, Aḥmad Fayḍ, Dasti Ṣabā, (Nāshir: Educational Book House, 'Alī Gharr, 1982ac), P:45

[39] ستار طاہر، مقدمۃ الکتاب، اگر مجھے قتل کیا گیا، ذوالفقار علی بھٹو، مکتبہ آغا امیر حسین، لاہور، پاکستان، 1989ء، ص:7

Satār Ṭāhir, Muqaddamatul Kitāb, Agar Mujhay Qatl Kiyā Giyā, Dhulfaqār 'Alī Bhattū, (Nāshir: Maktabah Āghā Amīr Ḥussayn, Lahore, Pakistan, 1989ac), P:7

[40] ضعیف، عبدالسلام، گوانتانا موبی کی کہانی، ملا ضعیف کی زبانی، ص:12

Ḍa'īf, 'Abd Al Salām, Gawāntā Mūbī Kī Kahānī, Mulla Ḍa'īf kī Zubānī, P:12

[41] روزنامہ ایکسپریس، پشاور، پاکستان، ہفتہ، 6 مئی، 2010ء، ص:6

Daily Express, Peshawar, Pakistan, Saturday, May 6, 2010ac, P:6

[42] خٹک، خوشحال خان، دیوان خوشحال خان، ص:60

Khattak, Khushḥāl Khān, Dīwān Khushḥāl Khān, P:60

[43] عبدالغفار خان، زما جوند او جدوجہد، مطبعہ دولت کابل، افغانستان، 1943ء، ص:196

'Abd al Ghafār Khān, Zamā Jwand aw Jadū Jehid, (Nāshir: Maṭba'Aḥmad Dawlat Kābal, Afghanistan, 1943ac), P:196

[44] عبدالغنی خان، د پنجری چغار، یونیورسٹی بک ایجنسی، پشاور، 1956ء، ص:13

'Abd al ghanī Khān, Dār Panjrī Chaghār, (Nāshir: University Book Agency Peshawar, 1956ac), P:13

[45] احمد ادریس، الادب العربی فی شبہ القارۃ الہندیۃ، عین للدراسات والبحوث الانسانیۃ والاجتماعیۃ، 1998، ص:384

Aḥmad Idrīs, Al ,Adab al 'Arabī Fī Shibh al Qārah al Hindiyyah, (Nāshir: 'Ayn lil Dirasāt wal Buḥwvth al Inṣniyyah wal Ijtimā'iyyah, 1998ac), P:384

[46] محمد عوفی، لباب الالباب، مکتبۃ سعید نفیسی، تہران، 1335ھ، ص:71، صدیقی، علاء الدین وغیرہم، تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان وہند، جامعہ پنجاب لاہور، پاکستان، 1971ء، ج:3، ص:188

Muḥmmad 'Awfī, Lubāb al Bāb, (Nāshir: Maktabah Sa'īd Nafīsī, Tehrān, 1335ah), P:71

[47] نفس مصدر، ص:162

Ibid, P:162

[48] *Antonio Gramsci, Prison Note book", Google books.mht*

[49] *http//Wikipedia/miguel.org*

[50] *Nelson Mandela, Long walk to freedom" Abacus, Great Britain, 1994, p. 3*

[51] مفتی، محمد شفیع، تفسیر معارف القرآن، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، 1429ھ/2008ء، ج:5، ص:71

Muftī, Muḥmmad Shafī', Tafsīr Ma'ārif al Qurān, (Nāshir: Maktabah Ma'ārif al Qurān, Karachi, 1429ah), Vol:5, P:71

[52] نجیب آبادی، اکبر شاہ، تاریخ الاسلام، مکتبہ خلیل، لاہور، 1425ھ/2004، ج:3 ، ص:69

Najīb Ābādī, Akbar Shāh, Tārīkh al Islām, (Nāshir: Maktabah Khalīl, Lahore, 1425ah), Vol:3, P:69

[53] ندوی، سید ابو الحسن علی، تاریخ دعوت و عزیمت، مجلس نشریات اسلام، کراچی، 1389ھ/1969، ج:2، ص:120

Nadawī, Sayyid Abū al Ḥassan 'Alī, Tārīkhi Da'wat wa 'Azīmat, Majlas Nashriyāt Islām, Karachi, 1389ah), Vol:2, P:120

[54] ایضاً

Ibid

[55] مدنی، حسین احمد، مولانا، سفر نامہ اسیر مالٹا، طیب پبلشرز، لاہور، ج:1، ص:116

Madanī, Ḥussayn, Aḥmad, Safar Nāmah ,Asī Mālattā, (Nāshir: Ṭayyib Publications, Lahore), Vol:1,P:116

[56] ۔نسائی، احمد بن شعیب بن علی، السنن، مکتب المطبوعات اسلامیہ، حلب، 1406ھ، رقم:4209، ج:7، ص:161

Nisā,ī, Aḥmad bin Shu'ayb, Al Sunan (Nāshir: Maktab al Maṭbū'āt Islāmiyya, Ḥalab, 1406ah), Ḥadīth No:4209, Vol:7, P;161

[57] یوسف، الآیۃ:39

Yūsuf, ,Al Āyah:3,9